سلسلہ اشاعت نمبر 22

رزق میں برکت کے وظائف

مفسر اعظم پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیر طریقت، رہبر شریعت

مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم العالیہ

انچارج شعبہ نشر و اشاعت

محمد عمیر احمد اویسی

ناشر بزم فیضانِ اُویسیہ (باب المدینہ) کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ

رزق میں برکت کے وظائف

فیضِ ملت، آفتابِ اہلسنت، امام المناظرین، رئیس المصنفین، رئیس التحریر

حضرت علامہ الحافظ مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

حمدًا لك یا رحیم یا رحمٰن صلوٰۃ وسلاماً علیك یا نبی آخر الزمان

اما بعد! عرصہ سے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک عربی رسالے کا متلاشی تھا جس میں انہوں نے تنگدستی کا روحانی علاج بتایا ہے فقیر الحمد اللّٰہ اس موضوع پر پہلے بھی بہت کچھ جمع کر چکا تھا اسی لئے اسے صرف علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ کا ترجمہ سمجھے بلکہ اُویسی کے اضافات بھی ساتھ تصور میں رکھیئے اور ساتھ ہی عقیدہ مضبوط کیجئے کہ روحانیت اور اہلِ روحانیت اور ان کے تمام اوراد اور تمام اعمال اور دُعائیں سچی اور برحق ہیں لیکن دنیوی اسباب بھی جاری رکھیں۔

تجربہ شاہد ہے کہ آج کل اکثر مسلمان کاہل وجود ہوگئے ہیں ان سے محنت اور کوشش نہیں ہوسکتی اور محض یہی دعائیں پڑھ کر انتظار کرنے لگتے ہیں کہ غیب سے رزق آجائے گا اور خزانہ الٰہی سے دولت برسنے لگے گی۔ ان اعمال اور دعاؤں کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ اسباب کو ہاتھ نہ لگاؤ اور دَم دُرود سے جیب بھرلو بلکہ یہ مطلب ہے کہ انسان ظاہری محنت اور کوشش بھی کرے اور یہ دعائیں پڑھ کر پروردگار کی امداد و برکت بھی چاہے۔ محض اس بھروسہ پر نہ بیٹھا رہے کہ اِن دعاؤں کی برکت سے ہاتھ پاؤں ہلائے بغیر روپیہ آجائے گا، قرضہ اتر جائے گا اور مفلسی دُور ہو جائے گی۔ یہ تو اُس بیوقوف کی طرح ہوگا کہ دوگانہ پڑھ کر بیٹھا انتظار کر رہا تھا کہ کب مجھے معراج کے لئے جبریل علیہ السلام لینے آئیں گے میں نے اس قسم کے نکمے، سست اور بے کار بڑے دیکھے ہیں جو رات دِن صرف وظیفے پڑھتے رہتے ہیں اور حلال روزی کمانے کے لئے ہاتھ پاؤں سے محنت نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے:۔

وَ اَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی (پارہ ۲۷، سورۃ النجم، ایت ۳۹)

ترجمہ: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش۔

انتباہ ﴿ اس غلط فہمی میں نہ پڑیں کہ ہم کو محنت وسعی کے بغیر یہ دعائیں پڑھنے سے غیبی خزانے مل جائیں گے بلکہ سعی اور محنت بھی جاری رکھیں اور یہ دُعائیں بھی پڑھیں 'انشاء اللہ' اللہ تعالیٰ ان کی مفلسی ضرور دُور فرمائے گا۔

تنگدستی دور کرنے کے عملی گُر

میں نے معاشرہ میں گہری نظر ڈال کر تجربہ کیا ہے کہ تنگدستی یا قرض داری عموماً بے کاری اور فضول خرچی سے پیدا ہوتی ہے۔سب سے پہلے اس کی کوشش کرنی چاہیے کہ زندگی کا ایک منٹ بھی بے کار اور ضائع نہ ہو اور اس کے بعد اپنے مصارف کو دیکھنا چاہیے کہ اس میں کتنی فضول خرچی ہوتی ہے اور ایسے کتنے خرچ ہیں کہ ان کو بند کر دیا جائے تب بھی گزارا ہوسکتا ہے۔ کچھ ضرورت نہیں ہے کہ کھانے میں کئی قسم کے سالن ہوں اگر قرض کا بار ہے تو ایک ہی سالن پر گزر اوقات کر لینا چاہیے۔ ایسا ہی لباس میں بھی سادگی اور کفایت شعاری کا خیال رکھنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ اعلیٰ قسم کا کپڑا پہننے کی عادت ہے تو کم قیمت کا کپڑا پہننا چاہیے تا کہ تھوڑی بچت سے قرضہ کا بار اُتر جائے۔

مختصر یہ کہ یہ احتیاطیں بھی ہوں اور دعائیں بھی پڑھی جائیں پھر انشاء اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی تاثیر ہر شخص کو نظر آجائے گی اور آسمانی برکتیں عامل ادعیہ پر نازل ہوں گی۔

مدینے کا بھکاری الفقیر القادری

ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعده‘

ارشاداتِ رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی پیروی میں سمجھئے

(۱)”عن ابی هريره ان النبی ﷺ قال قال ربكم عزوجل لو ان بيدی اطاعونی لا سقيتهم بالليل واطلعت عليهم الشمس بالنهار ولم اسمعهم صوت الرعد“ (الحديث)

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا کہ فرماتا ہے پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندے میری فرمانبرداری کریں یعنی بیچ امرونہی میری کے البتہ برساؤں میں ان پر مینہ رات کو سوتے ہوں آرام سے اور نکالوں میں ان پر دھوپ دن کو یعنی بلکہ وہ اپنے امور وکسبوں میں مشغول ہوں اور نہ سناؤں میں ان کو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تا کہ نہ ڈریں اور نہ گھبرائیں تو نہ ضرر پائیں۔“

(۲) ”وعنه فادخل رجل علی اهله فلما رأيت رآی مابهم من الحاجته خرج الی البرية فلما رأت امرأته‘ قامت الی الرحی ضعتها والی التنور قالت اللهم ارزقنا فنظرت فاذا انجفية قد استقد قال وذهبت الی التنور فوجدته ممتلماً قال فرجع الزوج قال بعدی شيئًا قالت امراته نعم من ربنا وقام الی الرحیٰ فذكر ذالك النبی ﷺ فقال اما انه لو لم يرفعه لم تزل تدور الیٰ يوم القيامة۔“ (الحديث)

ترجمہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا داخل ہوا ایک شخص اپنے اہل عیال پر‘ پس جبکہ دیکھی اس شخص نے وہ چیز کہ ساتھ ان کے ساتھ یعنی حاجت طرف جنگل کے یعنی واسطے تضرع کی طرف خالق کے پس جبکہ دیکھا اس کی عورت نے یعنی ہاتھ خالی ہونا اپنے خاوند کا اور چلے جانا اہل کے پاس سے بسبب حیاء کے کھڑی ہوئی اور گئی طرف چکی کے پس رکھا اس کو یعنی آگے اپنے یا رکھا اوپر کا پتھر چکی کا نیچے کے پتھر پر یا معنٰی یہ ہیں کہ تیار کیا اسکو اور صاف کیا اس کو بااُمید اس کے کہ مرد اس کا باہر گیا ہے کچھ لاوے اور اس کو پیس کے روٹی پکا دے اور کھڑی ہوئی طرف تنور کے پس گرم کیا اس کو یعنی روٹی لگانے کے لئے پھر دعا کی عورت نے کہ خداوند دے ہم کو یعنی اپنے پاس سے کہ ’خیر الرازقین‘ ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری طرف تیرے پس نگاہ کی

عورت نے پس ناگہاں گرانڈ چکی کا بھرا ہوا تھا آٹے سے کہا راوی نے اور گئی عورت طرف تنور کے یعنی خود بخود آٹے کی روٹیاں ہو کر تندور میں جالگیں یا آٹا گرانڈ میں بحال خود رہا اور تنور میں روٹیاں غیب سے پیدا ہوئیں۔ کہا راوی نے پھر آیا خاوند بعد دعا کرنے کے کہا کہ پایا تم نے بعد جانے میرے کچھ یعنی قسم غلہ سے کہ پیس کر روٹی پکائی تم نے۔ کہا عورت نے ہاں ہمارے پروردگار کی طرف سے عنایت ہوا ہے یعنی خلق کی طرف سے بحسب عادت کہ نہیں ملا ہے بلکہ محض غیب سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اور کھڑا ہوا یعنی پس تعجب کیا خاوند نے اور کھڑا ہوا طرف چکی کے یعنی اٹھائے اس کو تا کہ دیکھے اثر اس کا۔ پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو حضرت کے پاس۔ فرمایا آگاہ ہو جاؤ۔ تحقیق شان یہ ہے کہ اگر نہ اُٹھاتا وہ شخص اس کو تو ہمیشہ بھرتی رہتی اور آٹا نکالتی رہتی روزِ قیامت تک۔''

(۳)'' عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ ﷺ ان لرزق لیطلب البعد کم یطلبہ اجلہ رواہ ابو نعیم فی الحلیة۔'' (الحدیث)

ترجمہ روایت ہے کہ ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق فرمایا رسولِ خدا ﷺ نے کہ تحقیق رزق البتہ ڈھونڈتا رہتا ہے کہ بندے کو جیسا کہ ڈھونڈتی ہے اس کو اجل یہ روایت ابو نعیم نے کتاب ''حلیہ'' میں کی ہے۔

فائدہ یعنی پہنچنا دونوں کا یقینی ہے اور جیسے کہ حاجت نہیں ہے کہ ڈھونڈیں جو کچھ مقدر ہے بالضرور پہنچتا ہے۔ ڈھونڈیں یا نہ ڈھونڈیں اگر ڈھونڈیں رزق ڈھونڈنے سے نہیں پہنچتا ڈھونڈنا بھی مقدر ہے یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین کے ساتھ ضامن ہونے اللہ تعالیٰ کے رزق کا رکھنا چاہیے اور اضطراب نہ کرنا چاہیے اور اگر کچھ طلب متوسط کریں واسطے قائم کرنے رسم قبودیت کے ساتھ اعتماد کرنے کے اوپر ضمانت حق کے تو یہ بھی درست ہے۔

ترجمہ جا توکل پر پاؤں نہ مار تیرا رزق تجھے ملے گا اس لئے کہ وہ تجھ پر تجھ سے زیادہ عاشق ہے۔

فائدہ ملا علی قاری نے بعد الفاظ حدیث کے لکھا کہ لکھتا ہوں میں بلکہ حصولِ رزق کا سابق تر اور جلد تر پہنچنے اجل اس کی سے اس لئے کہ اجل نہیں آتی ہے مگر بعد فراغ رزق کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا'

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ (پارہ۲۱، سورۃ الروم، ایت۴۰)

ترجمہ: اللہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلائے گا۔

کیا میرک نے منذری سے روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن ماجہ نے اپنے صحیح میں اور بزاز نے اور روایت کیا

ہے اس کو طبرانی نے ساتھ اسناد جید کے۔ مگر یہ کہ اس نے کہا:۔

''ان الرزق یطلب العبد اکثر ممایطلبه اجله''

بے شک رزق اُسے تلاش کرتا ہے اور یہ موید ہے میری تقدیر کی جو اوپر لکھی میں نے اور روایت کی ابو نعیم نے حلیہ میں بطریق مرفوع کے'

''لو ان ابن ادم هرب من رزقه کما یهرب من الموت لا درکه رزقه کما یدرکه الموت''

ترجمہ﴾''اگر ابن آدم رزق سے ایسے بھاگے جیسے موت سے بھاگتا ہے تب بھی رزق اسکو فقر و فاقہ نکال آئے گا جیسے موت آئے گی جہاں بھی کوئی ہو۔''

تنگدستی کی وجوہات﴾

(۱) بیکار میں وقت ضائع کرنا

(۲) محنت مزدوری سے جی چُرانا اور آرام طلبی

(۳) مفلس اور تنگدست وہ ہوتے ہیں جو ایک ہی پیشہ اور ایک ہی روزگار کے پابند بنے بیٹھے رہتے' اور دوسرے روزگاری یا پیشہ کو طرح طرح کے حیلے بہانے کر کے نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ جو روزگار ہمیشہ کرتے آئے ہیں اس کے سوا دوسرا پیشہ ہم سے نہیں ہوسکتا۔

(۴) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کو ایک دَم بہت سا روپیہ آجانے کی طمع ہوتی ہے اس لیے وہ تھوڑی آمدنی کا کام کرنا نہیں چاہتے اور برسوں بے کار بیٹھے رہتے ہیں۔

(۵) اور مفلس وہ ہوتے ہیں جن کے گھروں کی عورتیں پھوہڑ ہوں' اور وہ آمدنی کو کفایت شعاری اور سلیقہ کے ساتھ خرچ کرنا نہ جانتی ہوں۔

اسی طرح اور بھی بہت سے اسباب مفلسی کے ہیں مگر میں انہی چند اسباب کے متعلق لکھنا چاہتا ہوں۔ ناظرین کو چاہیے کہ ہر سبب اور اس کے علاج پر غور کر کے دیکھیں کہ ان کے اندر وہ سب موجود ہے یا نہیں؟ اگر موجود ہو تو بتائے ہوئے وظیفہ پر عمل شروع کر دیں۔ انشاءاللہ چند روز میں مفلسی اور تنگدستی جاتی رہے گی۔

ضروری اور اہم گزارش﴾

یہ دنیا اسباب سے متعلق ہے یہی وجہ ہے کہ خالق کائنات باوجود یہ کہ کُن کا مالک ہے لیکن اس نے بھی

دنیوی امور کو اسباب سے منسلک فرمایا اس کے حبیب ﷺ کی شان رافع و اعلیٰ ہے وہ چاہتے تو پہاڑ سونا بن کر سامنے پیش ہو جاتے۔ خود سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا

''لَوْ شِئْتُ لَصَارَتْ مَعِیَ الجِبَالُ ذَهَبًا '' (الحدیث)

اس کے باوجود آپ ﷺ نے اسباب استعمال فرمائے اسی طرح انبیاء علیہم السلام کا حال تھا سیدنا سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود یہ کہ آپ روئے زمین کے بلا شرکت غیر علے الاطلاق شہنشاہ تھے لیکن اپنی روزی زنبیل سازی سے کماتے ایسے ہی جملہ اولیاء وصلحاء فقہاء ومشائخ کا طریقہ رہا۔ اب اس وہم میں مبتلا ہونا کہ ورد ووظیفہ پڑھنے سے عالمِ غیب سے نوٹوں کی برسات ہو جائے گی۔ یہ خام خیالی بلکہ بدمستی ہے ہاں یہ تجربہ ذہن میں رکھئے کہ اوراد و وظائف سے رزق میں برکت ضرور ہوتی ہے لیکن اس کا وہی بہتر طریقہ ہے کہ اسبابِ رزق میں سے کسی کو عمل میں لائے۔ مثلاً تجارت وکھیتی باڑی وغیرہ جیسے ہمارے اسلاف کا طریقہ تھا اس کے ساتھ کوئی وظیفہ بھی جاری رکھے۔ اس کے بعد پھر شانِ قدرت دیکھئے کہ بینک بیلنس نہ سہی روزی میں تنگی نہیں آئے گی یہی دستِ غیب ہے اور یہی کیمیاء۔

قارئین اب پڑھئے امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ

امابعد! مجھ سے ایک شخص نے اور بعد ازاں دیگر اشخاص نے خواہش ظاہر کی کہ میں اذکار اور افعال کو جو حدیث شریف میں رزق کے واسطے وارد ہوئے ہیں جمع کروں تاکہ وہ لوگ کہ جن پر رزق کی تنگی اور معاش کی عسرت واقع ہے اس پر عمل کریں۔ پس میں نے یہ رسالہ ان کے لئے جمع کیا اور اس کا نام حصول الرفیق رکھا اور دو فصلوں پر اس کو منقسم کیا۔

باب اول

اورادا ور دعوات

(۱) طبرانی اوسط میں حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ناقل ہے کہ حضرتِ رسولِ خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی اپنی نعمتوں کا لباس پہنائے تو اس کو لازم ہے کہ حمد و ثناء میں زیادتی کرے اور جس کے گناہوں میں زیادتی ہو تو استغفار کرے اور جو تنگدست ہو تو ''لَاحَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم'' کا ورد کرے۔

(۲) احمد، ابوداؤد اور ابن ماجہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ جس نے استغفار کو اپنا روزمرہ کا ورد بنا لیا تو خداوند کریم اس کو ہر تنگی سے چھٹکارا دیتا ہے اور اس کی ہر مصیبت کو دفع کرتا ہے اور ایسے ذرائع سے اس کا رزق دیتا ہے جو اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔

فائدہ پہلی حدیث میں حضور اقدس ﷺ فداہ روحی نے مسلمانوں کی تین حالتوں کا ذکر کر کے موقع موقع کی تعلیم فرمائی۔

(۱) وہ شخص ہے کہ جس کو پرودگارِ دو عالم ﷺ نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور ظاہر و باطن خوشحال کیا ہے لہٰذا اس کو تو اپنے منعمِ حقیقی کی شکر گزاری اور مدح کی ہدایت کی گئی۔

(۲) اگر چہ ظاہری ثروت سے بے فکر ہے مگر ارتکابِ معاصی میں اوّل درجہ کا تمغہ پائے ہوئے ہے اس کے حسبِ حال حکم ہوا کہ اپنے گناہوں کی مغفرت مانگا کرے۔

(۳) بے چارہ روٹیوں سے محتاج ہے تو اس کو وہ چیز عطا فرمائی کہ اگر بتوجہ اس پر عملدرآمد کرے تو چند روز میں روٹیوں سے بے فکر اور مالا مال ہو جائے۔ مگر حدیث نمبر دوم سے معلوم ہوا کہ استغفار ایک ایسی بے بہا نعمت ہے کہ جس طرح وہ ایک عاصی کے حق میں ذریعۂ حصولِ مغفرت ہے اُسی طرح ایک تنگدست اور مصیبت زدہ کے حق میں ذریعۂ حل مشکلات و ترقی رزق ہے۔ اسلئے ہر دو قسم کے اشخاص کے واسطے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

اب رہے صیغہائے حمد و ثناء و استغفار۔ سو حمد و ثناء میں سب سے اعلیٰ درجہ کی تسبیح یہ چار کلمات ہیں:۔

''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط

کیونکہ کلماتِ مذکور اکثر احادیثِ صحیحہ کے موافق اور اللہ عزوجل کے نزدیک تمام کلاموں سے افضل ہے اور قاری کے لئے قیامت کے دِن محافظ اور منجملہ باقیات صالحات کے ہیں۔ اور استغفار میں مختصر استغفار یہ ہے:۔

''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ '' اور ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ط''

جن میں سے بعض کے نزدیک آخری استغفار سب سے بہتر ہے اور سید الاستغفار کے کلمات یہ ہیں:۔

'' اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ''

فائدہ

ایک اور کتاب میں حضرت شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جامع رسالہ ہذا سے منقول ہیں کہ فہمِ علم اور کثرتِ مال کے لئے ہر روز تین مرتبہ بعد نمازِ صبح یہ استغفار پڑھ لیا کریں:۔

'' اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَھُمَا مِنْ جَمِیْعِ جُرْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ''

فائدہ

یہ عمل مجرّب وصحیح ہے اور شیخ المشائخ حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی قدس سرہ العزیز نے مرقع شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص دو ماہ تک بلا ناغہ روزانہ چار سو بار استغفارِ ذیل کا وِرد کرے تو خدا تعالیٰ اسے علمِ نافع یا مالِ کثیر عطا فرمائے گا اور فرمایا ہے کہ یہ عمل مجرّب ہے۔ وہ استغفار یہ ہے:۔

'' اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مِنْ جَمِیْعِ جُرْمِیْ وَظُلْمِیْ وَاِسْرَافِیْ عَلٰی نَفْسِیْ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ''

فائدہ

یہ جو فرمایا ہے کہ علمِ نافع یا مالِ کثیر عطا فرمائے گا یہ عامل کی نیت پر منحصر ہے۔ اگر طالبِ علم ہے تو علم ملے گا اور جو طالبِ مال ہے تو مال ملے گا۔

الحدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات۔

ترجمہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

(۳) حضرت ابوعبدہ رحمۃ اللہ علیہ فضائلِ قرآن میں اور حضرت حارو بن اسامہ وابویعلی رحمہم اللہ اپنی مشیخیت میں اور ابنِ مردویہ اپنی تفسیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ جس نے ہر شب سورۃ واقعہ تلاوت کی اس کو فاقہ کبھی نہ ہوگا۔

(۴) ابن مردویہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سورۃ واقعہ سورۃ غنا یعنی دولتمندی کی سورۃ ہے اس کو خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔

فائدہ

یادرہے کہ اس سورۃ میں دربار حصول غناء و تونگری اور دفعِ فقر و فاقہ کا عجیب و غریب اثر ہے اور اس کی تلاوت کے معین طریقے جو بزرگانِ دین سے منقول ہیں بہت سے ہیں۔ یہاں منجملہ ان قواعد کے چند قاعدے جو آسان اور بزرگانِ دین کے مجرب ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ میرے دینی بھائی اس میں سے کسی کو عمل میں لاکر اپنے پیارے نبی ﷺ کے سچے ارشاد کے موافق فقر و فاقہ سے نجات حاصل کر کے غنی اور مالدار ہو جائیں۔

پہلا طریقہ

ہر روز بلا ناغہ بطریق مداومت بعد نماز مغرب کے سورۃ واقعہ شریف کو ایک بار تلاوت کرلیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ فقر و فاقہ سے محفوظ رہے گا۔

دوسرا طریقہ

اور اکثر احباب کا مجرب یہ ہے کہ شروع چاند میں جمعرات کے بعد نماز مغرب کے سو بار یا اکیس یا گیارہ بار درود شریف پڑھ کر چھ مرتبہ سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے بعد ختم کے بدستور سو بار یا اکیس بار درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ دوسرے روز بدستور بعد نماز مغرب کے پانچ بار پڑھے' اسی طرح دوسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے جب دوسری جمعرات آئے تو سورۃ شریف کو پانچ بار پڑھ کر درود کو ختم کرے۔ اور اوّل جمعرات سے اس وقت تک سورۃ شریف کی تلاوت کا ثواب اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کی نذر کرے۔ اس سے فارغ ہو کر اسی وقت پھر بدستور درود شریف کے بعد چھ بار سورۃ شریف کی تلاوت کرے

اور بعد میں روزانہ بدستور تیسری جمعرات تک پانچ بار روزانہ پڑھتا رہے۔ تیسری جمعرات کو پانچ بار پڑھ کر اس دوسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب ہدیہ روحِ رسول اللہ ﷺ کرکے پھر اسی وقت از سرِ نو چھ بار سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے اور بعدہٗ بدستور پانچ بار روزانہ چوتھی جمعرات تک پڑھتا رہے۔ چوتھی جمعرات کو سورۃ شریف کو پانچ بار تلاوت کرکے اس تیسرے ہفتہ کی تلاوت کا ثواب جمیع ارواحِ مومنین اور مومنات کو ہدیہ کرے۔ پس عمل تمام ہوا اس کے بعد دوسرے روز سے برابر ہمیشہ سورۃ شریف کو ایک بار روزانہ بعد نمازِ مغرب کے پڑھتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ کبھی فقر و فاقہ کی مصیبت میں مبتلا نہ ہوگا اور ہمیشہ دُنیا میں فارغ البلالی اور خوشحالی سے بسر کرے گا۔

تیسرا طریقہ

اس لئے ہے کہ جب کوئی ضرورت شدید متعلق کشائش امور دنیوی کے پیش آئے تو غسل کرکے اور کپڑے پاکیزہ پہن کر ایک جلسہ میں نہایت خشوع و خضوع سے اس سورۃ کو اکتالیس بار تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد وہ شدّت دفع ہوگی۔ خصوصاً جبکہ وہ شدّت متعلق رزق کے ہو۔

یہ جس قدر لکھا گیا اس کا اثر تجربہ سے معلوم ہوگا۔ حلِ مشکلات کے لئے از بس مفید ہے مگر عوام کی توجہ درکار ہے۔ مسلمانوں کی ابتری کی یہی خاص وجہ ہے کہ وہ اپنے اصلی معالجوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ابن مردویہ کی روایت میں حضرت رسول اللہ ﷺ نے اسی لئے واضح فرمادیا ہے کہ اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ تاکہ تعلیم کا سلسلہ چلتا رہے اور اس کی برکات قائم رہیں لیکن اب ہم نے اولاد کو دینی تعلیم سے ہٹا کر دنیا کمانے میں لگا دیا۔ اسکولوں اور کالجوں میں داخل کرکے اپنا اور اولاد کا مستقبل برباد کیا۔

(۵) طبرانی اوسط میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اُتارا تو وہ اُٹھ کر (مقام) کعبہ میں آئے اور دو رکعت نماز پڑھ کر بالہام ایزدی اس دعا کو پڑھا پس اس وقت اللہ جل جلالہٗ نے وحی بھیجی کہ اے آدم! میں نے تیری توبہ قبول کی اور تیرا گناہ معاف کیا اور تیرے علاوہ جو کوئی مجھ سے بذریعہ اس دعا کے دعا کرے گا تو میں اس کے بھی گناہ معاف کروں گا اور اس کی مہم کو فتح کروں گا اور شیاطین کو اس سے روکوں گا۔ اور دنیا اس کے دروازہ پر ناک گھستی چلی آئے گی اگرچہ وہ اس کو نہ دیکھ سکے اور اس حدیث کی شاہد ایک اور حدیث بھی ہے

جس کو بیہقی نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے۔ دعائے مذکور یہ ہے:۔

" اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَعَلَا نِیَّتِیْ فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُوْءَ اِلٰی وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَاناً یُبَاشِرُ قَلْبِیْ وَیَقِیْناً صَادِقاً حَتّٰی اَعْلَمُ اِنَّہٗ لَا یُصِیْبُنِیْ اِلا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَرِضیً بِمَا قَسَمْتَ لِیْ "

فائدہ

یہ مبارک دُعا جس کے سبب سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا معاف ہوئی ضرور قابل عمل ہے۔ کیونکہ محنت کچھ بھی نہیں اور فوائد نہایت اعلیٰ درجے کے اس سے آسان اور کیا ترکیب ہوگی۔!

(۲) ابونعیم اور خطیب بروایت مالک اور دیلمی مسند الفردوس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے روزانہ سو دفعہ کلمہ

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْن

کو اپنا ورد بنا لیا تو دنیا میں بحالتِ زندگی اس کو محتاجی سے امن ملے گا اور (بعد مرگ) وحشتِ قبر سے دِل نہ گھبرائے گا۔

فائدہ

دنیا کی شدت اور فقر و فاقہ کو تو جانے دو مگر تھوڑی دیر کے لئے ذرا قبر جیسی ڈراؤنی خوابگاہ کا خیال کرو کہ جس میں تم ایک دن بے کسی اور بے بسی کی حالت میں سلا دیئے جاؤ گے اور چاروں طرف سے وحشت و پریشانی تم کو گھیر لے گی کوئی آس ہوگا نہ پاس۔ تم ہوگے اور تمہارے اعمال اور قبر تو کیا ایسے ویران گھر اور ایسی پروحشت جگہ کے مصائب سے بچنے کے لئے اس سے زیادہ آسان کوئی عمل ہوسکتا ہے اور اس میں بھی صرف یہی فائدہ نہیں بلکہ دنیا کے نقد مال کا بھی۔

فائدہ

ایک اور طریقہ دنیوی فائدہ کے لیے جو نہایت مجرب اور بزرگانِ دین سے منقول ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ مذکور یعنی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَقُّ الْمُبِیْن

کو عقیق کے نگینہ پر کندہ کر کے نگینہ کو انگشتری نقرہ میں نصب کرا کے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہن لے انشاء اللہ تعالیٰ جب تک ہاتھ میں رہے گی، کبھی ہاتھ روپے سے خالی نہ رہے گا۔ اور اگر اس کے ساتھ ورد بھی رکھے تو

پھر کیا کہا نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ

فائدہ

(۷) طبرانی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت سید العرب والعجم ﷺ نے کہ جو شخص قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پارہ ۳۰،سورۃ الاخلاص) آخر تک پڑھ کر گھر میں داخل ہوگا تو فقر اس کے پڑوسیوں کے گھر سے دُور ہو جائے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے فضائل میں بہت سی احادیث صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث میں وارد ہیں سب سے بڑی فضیلت اس سورۂ شریف کی یہ ہے کہ یہ سورۃ تہائی قرآن مجید کے برابر ہے۔ گویا جس شخص نے تین بار اس سورۃ شریف کو تلاوت کیا تو گویا اس نے پورا قرآن مجید پڑھ لیا۔ دوم یہ کہ اس کا قاری اکثر احادیث کے موافق مبشر بہ جنت ہے۔

پڑھنے کے طریقے

مشائخ میں کشائش امور دینی و دنیوی کے لئے اس سورۃ شریف کے پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں ان میں سے ایک طریقہ جو آسان اور نہایت مستند ہے اس جگہ تحریر کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ جب انسان کسی بلا میں مبتلا ہو یا کوئی حاجت پیش آئے تو دفع بلا اور حصولِ حاجت کے واسطے مغرب وعشاء کے درمیان میں اس سورۃ شریف کو روزانہ ایک ہزار ایک بار تلاوت کر کے اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔ اِنشاء اللہ تعالیٰ چند روز میں اس کی مراد حاصل ہوگی۔ مزید فقیر کے رسالہ خواص ’’اَللّٰہُ الصَّمَدُ‘‘ میں دیکھئے۔

(۸) احمد بڑی مضبوط سند سے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اپنے ورد کا تمام وقت آپ ﷺ کے درود میں صَرف کروں (تو مجھے کیا ملے گا) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس حالت میں اللہ تمہاری تمام دینی و دنیاوی حاجات پوری کرے گا۔

فائدہ

یاد رہے کہ یہ حدیث شریف درود شریف کے متعلق ہے۔ فضائل درود میں اگرچہ بہت احادیث وارد ہیں مگر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ایک حدیث پر کہ جو کشائش امور دینوی کے متعلق وارد ہوئی ہے اکتفا کیا

ہے۔اب رہے صیغہائے درودؔ ان میں افضل صیغہ وہ ہے جو التحیات کے بعد ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔علاوہ اس کے دیگر صدہا قسمیں ہیں جو کتبِ احادیث اور معمولات بزرگانِ دین میں منقول ہیں۔اگرچہ درود کی ہر قسم مطلب براری کے لئے کافی ہے مگر اس جگہ چند صیغے جو خصوصیت کے ساتھ دنیوی کشائش کے لئے بزرگانِ دین سے منقول ہیں تحریر کئے جاتے ہیں۔

(۱) منجملہ اقسام ہائے موصوف کے 'صلواۃ التنجینا' ہے جو حلِ مشکلات اور دفع بلیات کے واسطے نہایت مجرب ہے۔طریقہ اس کا یہ ہے کہ روز بعد نمازِ عشاء کے ایک ہزار بار اگر نہ ہو سکے تو تین سو تیرہ بار' اگر اس قدر کبھی نہ ہو سکے تو ستر بار پڑھ لیا کرے۔انشاء اللہ تعالیٰ کسی حاجت میں درماندہ نہ ہوگا۔صلوٰۃ تنجینا یہ ہے:۔

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰیٰ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

اس کے مزید فوائد فقیر کی شرح دلائل الخیرات میں ہیں۔

(۲) درودِ مختصر جو اکثر لوگوں کا معمول ہے یہ ہے کہ ہر روز گیارہ سو بار ورنہ جس قدر ہو سکے ورد کرے انشاء اللہ تعالیٰ تمام حاجات پوری ہوں گی وہ یہ ہے:۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ "

غرض کہ درود شریف ایک ایسی بے بہا نعمت ہے جو ہماری دینی و دنیاوی مہمات میں ہی کارآمد نہیں بلکہ اس کا ورد سنت الٰہی ہے یعنی خود اللہ تعالیٰ درود پڑھتا ہے اس لئے قرآنِ مجید ہمیں درود پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

(۹) طبرانی نے اوسط میں بسند حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا پڑھتے تھے:۔

" اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِکَ عَلَیَّ عِنْدَ کِبَرِ سِنِّیْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِیْ "

ترجمہ "اے پروردگار میرے بڑھاپے اور آخری وقت میں اپنے رزق کو مجھ پر فراخ کر دے۔"

فائدہ

سچ ہے انسان کو وسعتِ رزق کی زیادہ ضرورت بڑھاپے میں ہے جو لوگ بڑھاپے کی ناگفتہ بہ حالت سے واقف ہیں ان کو چاہیے کہ دُعا اور محنت کے ذریعہ سے اپنے بڑھاپے کے وقت کے لئے سامان مہیا کر لیں۔

(۱۰) مستغفری نے دعوات میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیوں تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جو تمہیں نجات دے اور تمہارا رزق تم کو پہنچا دے (سنو) رات دِن خدا سے دعا مانگا کرو۔ کیونکہ مومن کا ہتھیار یعنی سامان دُعا ہے اُسے چاہیے کہ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ اگر مطلوبہ شے اس کے حق میں مضر نہ ہوگی تو مل ہی جائے گی ورنہ قیامت کے دِن اس کا بدلہ عطا ہو جائے گا۔

(۱۱) مستغفری نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز جمعہ سے فارغ ہوتے تو مسجد کے دروازہ پر آ بیٹھتے اور فرماتے:۔

''اَللّٰھُمَّ اَجَبْتُ دَعْوَتَکَ وَصَلَّیْتُ فَرِیْضَتَکَ وَانْتَشَرْتُ کَمَا اَمَرْتَنِیْ فَارْزُقْنِیْ مِنْ فَضْلِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰازِقِیْنَ۔''

فائدہ

حضور اقدس ﷺ کا یہ فعل اس حکمت سے تھا کہ جب خدا کے حکم کے مطابق ندائے جمعہ پر حاضر ہوئے ،فریضہ ادا کیا اور اسی کے حکم سے منتشر ہو کر مسجد سے باہر آ گئے اب اللہ تعالیٰ اپنے وعدہٗ رزق دہی کو پورا فرمائے۔ دراصل یہ ہمارے لئے تعلیم ہے۔ ویسے آپ کے اکثر افعال تعلیمِ اُمت کے لئے ہوتے۔

(۱۳) بخاری نے ادب المفرد میں اور بزاز اور حافظ نے بسند صحیح حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بروقت اپنے بیٹے سے فرمایا کہ میں تجھ کو دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه'' کا دوسرے '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' کا۔ اس لئے کہ یہی دونوں کلمے ہر چیز کا وظیفہ ہیں اور انہی کے ذریعہ سے سب کو رزق ملتا ہے۔

(۱۴) مستغفری نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم کو وہ چیز نہ سکھا دوں جو حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو تعلیم کی تھی اور وہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ'' ہے۔ کیونکہ ہر شے خدا کی تسبیح اور تحمید کرتی ہے اور یہی سب مخلوق کی دُعا ہے اور اسی کے ذریعہ سب کو رزق ملتا

ہے۔

(۱۵) مستغفری نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ میں تنگدست ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ کو ملائکہ کی دعا اور خلائق کی تسبیح کی خبر نہیں؟ طلوع فجر کے بعد سے نماز صبح تک ۱۰۰ دفعہ '' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه '' پڑھ لیا کر۔ دنیا تیرے پاس ذلیل اور ناک گھستی چلی آئے گی۔

ازالہ وہم

آج کل کے مصلحانِ قوم مسلمانوں کی ابتری وافلاس پر بہت آنسو بہایا کرتے ہیں اور ان کی کوشش ہے کہ مسلمان پہلی سی جاہ وحشمت کے مالک ہو جائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ حصولِ دولت کے اصلی آلات پر ان کی توجہ ہی نہیں۔ بلکہ ایک حیثیت سے نفرت و بے اعتباری ہے اسی لئے ہمیشہ ناکامی میں رہتے ہیں۔ اگر اپنے حقیقی دردمند کی اس سچی تعلیم پر دِل لگائیں تو ممکن نہیں کہ ہم میں پہلا سا جاہ وجلال نہ آجائے۔ لازم ہے کہ ان مبارک کلمات کو بتوجہ وخلوص حسبِ حکم آنحضرت ﷺ عمل میں لائیں اور افلاس کے ہولناک گڑھے سے نکلیں۔ ان کے علاوہ تسبیح مذکور کے متعلق ایک عمل جو کشائشِ رزق اور ترقی جاہ وحشمت دنیوی کے واسطے نہایت مجرّب اور مفید ہے معمول چلا آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ جو شخص تنگدست یا بے روزگار ہو یا اپنے منصب کی ترقی چاہتا ہو تو اس کو چاہیے کہ مابین سنت وفرض نماز فجر کے معہ اوّل وآخر دُرود شریف بحضور سرورِ کائنات ﷺ ایک سو ایک (101) دفعہ یہ تسبیح پڑھ لیا کرے۔ انشاء اللہ چند روز میں تنگ دستی دور بیکاری کافور اور جاہ ومنصب میں حسبِ خواہش ترقی ہو جائے گی۔ وہ تسبیح یہ ہے:۔

'' سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ''

(۱۶) مستغفری نے حضرت ہشام بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کوئی مصیبت پیش آئی تو وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سختی کی شکایت کر کے مجھے عرض کیا کہ مجھ کو ایک وسق کھجوریں دینے کا حکم کیجئے۔ ارشاد ہوا اگر چاہے تو ایک وسق کھجوریں دِلوادوں اگر مرضی ہو تو ایسے کلمات سکھادوں جو وسق سے بہتر ہوں اور وہ یہ ہیں:۔

'' اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِىْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُطْمِعْ فِىَّ عَدُوًّا وَلَا

حَاسِدًا وَّاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ'' بِنَاصِيَةٍ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ الَّذِیْ هُوَ بِيَدِكَ كُلُّه'
''۔

فائدہ

یقین ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وسق کھجوروں پر انہی مقدس کلمات کو ترجیح دی ہوگی کیونکہ وہ لوگ بڑے صادق الاعتقاد تھے جو کچھ آپ کی زبان سے سنتے اس کو پتھر کی لکیر جانتے۔اسی لئے چشم زدن میں عرب کے ریگ زار کے بھوکے پیاسے لوگ تمام دنیا کی خودسر حکومتوں کے مالک بن گئے۔اب موجودہ افلاس کے اسباب قومی مصلح بڑی جدوجہد سے ڈھونڈ رہے ہیں۔مگر مقصود گھر میں ہے جس کی ان کو خبر نہیں۔

اپنے عقیدے پہلوں کی طرح پختہ کرلو پھر وہی اگلی سی حشمتیں تیار ہیں۔اسی کلام کو خلوص ویقین سے استعمال میں لاؤ بلا شک تمہارے برگزشتہ دن سنور جائیں گے۔

(۱۷) مستغفری نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تم کو پانچ سو بکریاں اوران کی ملکیت مرغوب ہے یا یہ پانچ کلمے کہ تم ان کے ذریعہ سے دُعا مانگا کرو:۔

''اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَطَيِّبْ لِیْ كَسْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ خُلُقِیْ وَلَا تَمْنَعْنِیْ مِمَّا قَضَيْتَ وَلَا تُذْهِبْ اِلٰی شَیْءٍ صَرَّفْتَه' عَنِّیْ ''

درحقیقت پانچ سو بکریوں کی ان پاکیزہ فقروں کے مقابلے میں کیا اصل ہے۔پانچوں باتیں انتہائی بیش قیمت ہیں۔یعنی گناہوں کی مغفرت،کسبِ پاک کی خواہش،وسعتِ خلق کی تمنا،جو نصیب میں ہے اس کی آرزو اور جو اپنے حق میں مضر ہے اس سے پناہ۔اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق دے تو اس سے بہتر اور کیا ہے۔

(۱۸) نقل کی بزاز اور حاکم نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد نے فرمایا کہ کیا میں تجھ کو وہ دعا نہ سکھادوں جو مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہی دعا تعلیم فرمائی تھی۔اگر تجھ پر مثلِ اُحد پہاڑ کے قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرادے گا۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتلایئے۔فرمایا دعا یہ ہے:۔

''اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ وَكَاشِفَ الْكَرْبِ تُجِبُ دَعْوَةَ الْمُضْطَرِبِ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

وَرَحِیْمَھُمَا اَنْتَ رَحْمَانِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْ بِھَا عَمَّنْ سِوَاکَ۔‘‘

اس کے بعد یہ بھی فرمایا کہ میرے اوپر سو درہم قرض تھے اور یہ قرض مجھ کو سخت نا گوار تھا مگر تھوڑی مدت میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اتنا فائدہ پہنچایا کہ سب قرض ادا ہوگیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھ پر بھی اسماء کا قرضہ تھا جس کے سبب مجھ کو شرم آتی تھی ۔ میں نے یہ دعا شروع کی پس چند روز میں اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس قدر رزق دیا کہ میں نے سب قرضہ ادا کر دیا اور اسی میں سے میں نے اپنے بھائی عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو تین اوقیہ بھیجے اور پھر بھی میرے واسطے اچھی مقدار بچ گئی ۔

انتباہ

اس سے زیادہ مستند اور پُر اثر دعا کیا ہوگی جو کہ پیغمبرانِ اولوالعزم سے منقول ہو اور جس کے شاہد ایک صدیق اور ایک صدیقہ ہوں ۔ اب بھی اگر تم قرض کے بوجھ کے نیچے دبے رہو تو یہ تمہارا قصور ہے ورنہ تمہارے سچے رسول ﷺ نے تمہارے واسطے سب کچھ انتظام کر دیا ہے۔ پڑھنے کے واسطے بھی نہایت آسانی' تعداد تلاوت معین نہیں پرہیز نہیں اور کیا چاہتے ہو۔ چلتے پھرتے سو کر اُٹھنے کے بعد سے رات کو سوتے وقت تک جس قدر ہو سکے روز پڑھ لیا کرو' وضو ہو تو بہتر ہے ورنہ ایسے اعمال میں وضو کی بھی شرط نہیں ہے ۔

(۱۹) نقل کیا ابوداوٗد نے اور بیہقی نے دعوات میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر فرمایا تیری کیا حالت ہے؟ اس نے کہا کہ میں غموں اور قرض میں گرفتا رہوں ۔ فرمایا کیا میں تجھ کو ایسا کلام نہ سکھادوں کہ جب تو اس کو پڑھے تو خدا تیرے غم اور تیرے قرض کو دُور کردے ۔ صبح اور شام کو پڑھا کر:۔

’’ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْغَلْبَۃِ الدَّیْنِ وَقَھْرِ الرِّجَّالْ ‘‘

فائدہ

حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اسے حسب الارشاد حضرتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھا تو خدا تعالیٰ نے میرے غم کو دور کر دیا اور میرے قرضہ کو ادا کر دیا۔ اب جو لوگ دنیا کے مصائب سے افسردہ ہیں اس کو پڑھ کر حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ کی طرح ان مکروہات سے نجات پا سکتے ہیں ۔

(۲۰) بیہقی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی ہے کہ ایک مکاتب غلام آپ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ میری مکاتبت میں مدد کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھ کو وہ کلمات جو مجھ کو آنحضرت ﷺ نے بتائے تھے نہ بتادوں؟ اگر تجھ پر زمین کے ذروں کے برابر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا کرادے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:۔

’’ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ‘‘

فائدہ

مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں جس کے آقا نے یہ لکھ دیا ہو کہ اگر تو اس قدر مال لادے تو آزاد ہے۔ ایسا غلام اپنی آزادی میں اعانت کی غرض سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس وقت آپ نے یہ کلمات تعلیم فرمائے۔ بے شک یہ کلمات ادائے قرض کے واسطے نہایت مفید ہیں روزمرہ تعداد جس قدر ہو سکے ہر وقت پڑھیں۔

معمولِ مشائخ

انہی کلمات کا ایک اور عمل مشائخ کرام میں بھی معمول ہے اور ادائے قرض کے واسطے مجرب ہے۔ یہ یہ ہے کہ دعائے مذکور کو معہ اول و آخر درود شریف کے روزانہ بعد نمازِ عشاء کے گیارہ سو بار پڑھا کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی کشائش کا سامان کرے۔

(۲۱) مستغفری حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ ان فرشتوں کا کھانا تو تہلیل و تسبیح و تحمید و تمجید ہے' مگر ہمارا کھانا کیا ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے سچا رسول بنایا حضرت محمد ﷺ کی آل کے یہاں تین دن سے آگ نہیں چمکی (لیکن اے فاطمہ) ہمارے پاس کھانے آئے ہیں۔ اگر مرضی ہو تو پانچ قسم کا کھانا منگوادوں۔ ورنہ یہ پانچ کلمے سکھادوں جو مجھ کو جبرئیل نے بتائے تھے اور وہ یہ ہیں:

’’یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ یَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ یَا ذَا الْقُوَّةِ الْمَتِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الْمَسَاكِیْنَ وَیَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

الفقر فخری

وہ محبوب محمد ﷺ کی آل کے گھر میں تین دن تک چولہا گرم نہ ہوا؟ وہ محبوب محمد ﷺ جن کے لئے آسمان و زمین بنا، دونوں عالم کی نیرنگیاں پیدا ہوئیں، جن پر خدا خود درود پڑھتا ہے، وہ عرب کا چاند، طیبہ کا سردار جس کے

فدائی، مدہوش پروانے وحشت خیز جنگلوں سے نکلے اور لق ودق ریگزاروں کو روند ڈالا۔ سر بفلک ہولناک پہاڑوں کو پیس ڈالا۔ روم کے پُرشکوہ دربار پر چھاگئے رَعونت خاک میں ملادی اندھیری دنیا میں توحید کے چراغ جلادیئے۔ خودسر مغروروں کے تختے جھاڑ دیئے۔

دونوں عالم کی دولت کے مالک تھے انہی شہنشاہ کے گھر تین دن کھانا نہیں پکا اور پھر یہ استقلال کہ اپنی صاحبزادی کو ملائکہ کی خوراک کے مقابلہ میں پانچ کلمے تعلیم فرمائے۔ اصل میں جو کچھ بھی بھوک پیاس کے شاقہ مصائب گوارا کئے گئے‘ وہ سب امت کے اطمینان اور تسلی کے لئے تھے۔ حضورِ اقدس ﷺ روحی فداہ کو اپنی اُمت کی بیکسیاں معلوم تھیں‘ اس لئے خود دنیاوی لذائذ سے کنارا فرمایا تا کہ اُمتی صعوبتِ افلاس سے گھبرا نہ جائیں اور ساتھ ہی درماندگی افلاس کی دُوری کا سچا علاج بتادیا۔ یعنی یہ پانچوں جملے جو کشائشِ رزق کے لئے ازبس مفید ہیں۔

(۲۲) ابو یعلی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ جب حضور ﷺ بچھونے پر تشریف لاتے تو پڑھتے:

”اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اِلٰہُ کُلِّ شَیْءٍ مُنْزِلُ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ“ بِنَاصِیَّتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ“ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ“ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ“ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ“ اَقْضِ مِنَّ الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ ط

اس دعا میں اللہ جلہ شانہ کی حمد وتوصیف کر کے آخر میں ادائیگی قرض ومحفوظیتِ فقر کے لئے استدعا ہے مناسب ہے کہ مسلمان حسبِ طریقہ مسنونہ جب خوابگاہ میں جائیں تو اس کو پڑھ لیا کریں۔

(۲۳) ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن المنذر رہشام بن محمد سے روایت کی اور انہوں نے اپنے باپ سے کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما پر تنگی واقع ہوئی (اور وہ اس طرح) کہ ان کو امیر معاویہ والی شام ایک لاکھ روپیہ سالانہ نذر دیا کرتے تھے۔ اس برس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ نذر روک لی اس لیے حضرت پر سخت عسرت واقع ہوگئی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دوات قلم منگوائی کہ

امیر معاویہ کو لکھ کر آپ کو یاد دلاؤں۔ لیکن ٹھہر گیا تو نبی پاک ﷺ کو (خواب میں) دیکھا فرماتے ہیں' کیوں حسن (رضی اللہ عنہ) کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا نانا جان! خیریت ہے۔ (اس کے بعد) میں نے اپنا سالانہ وظیفہ میں دیر کی شکایت کی۔ فرمایا تو نے دوات قلم اس لئے منگوائی ہے کہ اپنے جیسی ایک مخلوق کو لکھ کر یاد دلائے۔ میں نے التماس کیا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! (اچھا پھر کیا کروں آپ ہی فرمایئے) فرمایا یہ پڑھ

''اَللّٰھُمَّ اقْذِفْ فِیْ قَلْبِیْ رِجَاكَ وَاقْطَعْ رِجَائِیْ عَمَّنْ سِوَاكَ حَتّٰی لَا اَرْجُوْا اَحَدًا غَیْرَكَ اَللّٰھُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِیْ وَقَصر عَنْهُ عمَلِیْ وَلَمْ تَنْتَهِ اِلَیْهِ رَغْبَتِیْ وَلَمْ اَعْطَیْت اَحَدًا مِّنَ الاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مِنَ الْیَقِیْنِ فَخصِّنِیْ بِهٖ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ''

سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس دعا کو خدا کی قسم سات روز بھی نہ پڑھا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو پانچ لاکھ اور کئی ہزار بھیج دیئے اس وقت میں نے کہا اس خدا کا شکر ہے جو اپنے یاد کرنے والے کو نہیں بھولتا اور اپنے پکارنے والے کو محروم و مایوس نہیں کرتا (اس کے بعد پھر) میں نے رسول اکرم ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ حسن (رضی اللہ عنہ) اب کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا اچھا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ اور سارا قصہ بیان کیا۔ فرمایا جانِ پدر جو خالق سے امید رکھے اور مخلوق سے ناامید ہو وہ ایسا ہی کامیاب ہوتا ہے۔

درسِ عبرت

آج کل عموماً دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان دنیاوی حکام سے اس قدر گہری امیدیں رکھتے ہیں جتنی ان کو خدا سے نہیں ہوتیں۔ اسی لئے پریشان اور دَر دَر کے دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ظاہری کوشش ناجائز ہے۔ سعی ہماری طرف سے ہو اور اس کے اہتمام کا بھروسہ خدا پر ہو۔ یہ نہ ہو کہ کل مقاصد کا کارساز حاکم مجازی سمجھا جائے۔ یہ دعا جو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے تعلیم فرمائی ہے ہم مسلمانوں کے لئے ہر طرح واجب العمل ہے۔ امید ہے کہ اس کا اثر ہفتہ کے اندر معلوم ہو جائے گا۔

﴿باب ۲﴾

بذریعہ اعمال ترقی رزق﴾

اوپر جس قدر بیان کیا گیا یہ سب ترقی رزق کے لئے حضور انور رحمتہ اللعالمین ﷺ کے اقوال تھے۔جن میں یا تو ہمیں کچھ ارشاد کیا گیا ہے یا خود عمل کر کے ہمیں ترغیب دی ہے۔غرض کہ یہ فصل ادبیات کی تھی۔اب دوسری فصل افعال کی ہے جس میں یہ بیان ہے کہ وہ کون سے افعال ہیں جن سے رزق میں ترقی ہوتی ہے۔

مختصراً چند یہاں پر عرض کئے جاتے ہیں

(۱) بخاری نے حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کا رزق بڑھے اور عمر میں ترقی ہو تو اپنے قرابت والوں سے میل رکھے۔

نکتہ اسلامی﴾

کنبہ دار حقیقۃً اگر ملنے کے اہل ہوں تو ان سے بتواضع تمام جھک رک ملا کرے۔صلۂ رحمی سے رزق وعمر کی ترقی کے یہ معنی ہیں کہ کاروبار وتجارت اتحاد واتفاق سے خوب چلا کرتا ہے۔جب ہر ایک سے بہ ملنساری پیش آئے گا تو تجارت میں ویسی ہی ترقی ہوگی جیسے آج کل یورپ کی کمپنیاں اتفاق سے فائدہ اٹھا رہی ہیں رہا از زیادِ عمر سو یہ بھی ظاہر ہے کہ اتفاق میں انسان کتنی مہلک بلاؤں سے بچا رہتا ہے۔غرض کہ ہمارے حضور ﷺ نے ہمارے لیے اعمال واوراد بھی وہ ارشاد فرمائے ہیں جن میں ہمارے لیے خرماوہم ثواب کی جیتی جاگتی تصویر موجود ہے اور طریقِ معاشرت بھی وہ بتا دیا ہے جو ہمارے لئے ہر طرح عزت بخش ہو۔

(۲) ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسولِ خدا ﷺ فرماتے تھے کہ جس کو یہ خواہش ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر و برکت زیادہ کرے تو کھانا کھانے سے پہلے اور بعد ہاتھ دھولیا کرے۔

مغربی تہذیب کے دلدادگان﴾

ہمارا مقدس مذہب فطرت کے مطابق اور حکمتوں سے لبریز ہے۔آج کل کے تعلیم یافتہ (انگلش تعلیم مراد ہے) صفائی کے از حد شیدائی ہیں مگر افسوس ہے کہ اپنے اس مفید خیال میں کما حقہٗ پابند

نہیں جہاں وہ فضول یورپ کی صفائی پر مٹے جاتے ہیں وہاں ذرا اپنے سچے مذہب کی تعلیم کو بھی تو دیکھیں کہ ان کے ہر فعل اور ہر عمل عبادت میں پاکیزگی مقدم رکھی گئی ہے۔ چنانچہ پنج وقتہ نماز وغیرہ کا وضو اس کا مشاہدہ ہے کھانا کھانے سے قبل اور بعد ہاتھ دھونا بھی قواعدِ صحت کا ایک خاص رُکن اور ممدِ صحت ہے۔ جب صحت قائم ہو تو گھر خیر و برکت سے مالا مال نہیں تو کیا ہے۔

(۳) عبدالرزاق مصنف میں ایک قریشی سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ پر کچھ رزق کی تنگی ہوتی تو اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے اور آیۃ ''وَ اْمُرْ اَھْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى (پارہ۱۶،سورۃ طٰہٰ ،ایت۱۳۲) ﴿ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور خود اس پر ثابت رہ کچھ ہم تجھ سے روزی نہیں مانگتے ہم تجھے روزی دیں گے اور انجام کا بھلا پرہیزگاری کے لئے﴾ پڑھتے۔

(۴) سعید بن منصور نے اپنی مسند میں ابولمنذر نے اپنی تفسیر میں بحوالہ العمیر حمزہ بن عبید اللہ بن سلاح سے روایت پہنچائی کہ جب رسول اللہ ﷺ کے اہل پر کوئی سختی یا تنگی ہوتی تو ان کو نماز کا حکم فرماتے اور یہ آیۃ وَ اْمُرْ اَھْلَكَ بِالصَّلٰوةِ تلاوت فرماتے:

(۵) حضرت احمد بن حنبل نے زہد میں ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں ثابت سے نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل کو جب کوئی خاص سختی لاحق ہوتی تو آپ ان کو پکارتے نماز پڑھو! نماز پڑھو! ثابت بیان کرتے ہیں کہ اگلے انبیاء کرام بھی کسی گھبراہٹ کے وقت نماز کی طرف دوڑتے تھے۔

فائدہ﴾

حقیقت میں نماز اسلام میں ہر سختی اور مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ جب بارش کا امساک ہوتا ہے تو نماز ہی پڑھی جاتی ہے۔ کسی خاص دشمن کا خوف ہوتا ہے تو دفع ہراس اور حصول نصرت کے لئے نماز ہی کام آتی ہے۔ خسوف وکسوف و امراض وبائیہ وغیرہ جمیع مصائب کی دفعیت کے لئے نماز کا حکم ہے۔ اسی لئے حضرت رسول الثقلین ﷺ تنگی رزق وغیرہ مواقع میں اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرماتے تھے۔ لازم ہے کہ مسلمان ہر سختی کے وقت خود بھی نماز (نفل) پڑھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی حکم دیں یعنی فرض نمازوں کے علاوہ نوافل پڑھا کریں۔

(۶) طبرانی اور ابن مردویہ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اے لوگو خدا کے تقویٰ کی تجارت کرو۔ تم کو رزق بغیر سرمایہ اور تجارت (بے درد سری) کے ملے گا۔ پھر پڑھتے:۔

"وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" (پارہ ۲۸، سورۃ الطلاق، ایت ۲،۳)

﴿ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے نجات کی راہ نکال دے گا۔ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔﴾

(۷) بصحت بیان کیا احمد اور حاکم نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" پھر فرمایا اے ابوذر اگر سب آدمی اس کو اختیار کرلیں تو سب کو کفایت کرے۔

فائدہ﴾

ان دونوں احادیث کا ایک ہی مضمون ہے۔ آیۂ شریف "وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا ۝ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ" پکار کر علی الاعلان دعویٰ کرتی ہے کہ جو شخص خدا سے ڈرتا ہے یعنی اس کے احکام کی پوری پوری تعمیل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر مصیبت میں ذریعۂ نجات مہیا کر دیتا ہے اور ایسے طریق سے رزق دیتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہاں تک زور دیکر فرمایا کہ اگر کل انسان تقویٰ اختیار کرنے لگیں تو بشارتِ الٰہی سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یعنی مہماتِ شاقہ سے نجات اور رزقِ غیبی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۸) احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ کو رزق سے محروم کر دیتا ہے جو گناہ کرے اور اس کو اچھا جانے۔

فائدہ﴾

نعوذ باللہ گناہ کرنا تو خیر بشریت ہے۔ مگر اس کو اچھا سمجھنا، بس رزق سے محرومیت کی نشانی ہے۔

(۹) ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو خدا کی طرف لوٹ گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورتوں کو پورا کر دیتا ہے اور ایسے ذرائع سے رزق عطا فرماتا ہے جس کا اس کو گمان بھی نہ ہو۔ اور جو دنیا کی طرف لوٹا تو اس کو اس کی طرف ہمہ تن متوجہ کر دیتا ہے۔

فائدہ

خدا کی طرف لوٹنے کے یہ معنی ہیں کہ سب فضانی اغراض کو قطع کر کے ارشادِ الٰہی کی تعمیل میں کمربستہ ہو جائے۔

درود شریف وسعتِ رزق کا سبب ہے

حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر روزانہ پانچ صد بار درود پڑھتا ہے وہ کبھی تنگدست نہ ہوگا۔ (روح البیان)

وسعت رزق و ادائے قرض و وصولیابی قرض کے لئے مجرب عمل

تین روز روزہ رکھیں اور ہر روز بعد نماز عشاء یہ دونوں آیتیں بارہ ہزار مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں تاکہ سحری تک عمل پورا ہو جائے بعد میں سحری کھالیں انشاء اللہ غیب سے روزی بھی پہنچے قرض دار ہو تو بآسانی ادا ہو جائے اور اگر کسی پر اپنا پیسہ آتا ہو اور وہ نہ دیتا ہو تو بآسانی وصول ہو جائے بعد تین روز کے بعد نماز فجر ۱۰۱ بار مع اوّل و آخر درود تین تین بار پڑھتے رہیں تاکہ عمل پورا ہو۔

وہ دو آیات یہ ہیں:۔

اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ o اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ o (پارہ۲۳، سورۃ ص، ایت ۹،۱۰)

ترجمہ: کیا وہ تمہارے رب کی رحمت کے خزانچی ہیں وہ عزّت والا بہت عطا فرمانے والا۔ کیا ان کے لئے ہے سلطنت آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے تو رسیاں لٹکا کر چڑھ نہ جائیں

اول و آخر گیارہ بار درود شریف

وظیفہ

۱۱سو بار ''یا مُغْنِيُ'' اول و آخر ۱۱ بار درود شریف

دلائل الخیرات شریف

سات احزاب (وظیفوں) پر مشتمل ہے کسی بزرگ سے اجازت لے کر بلا ناغہ پڑھیں یہ نہ صرف رزق بلکہ جملہ مشکلات کا واحد وظیفہ ہے۔

انتباہ

شروع کر کے چھوڑ دیا تو پھر اس کا نقصان بھی بہت زیادہ ہے۔

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا رسالہ یہاں ختم ہوا

اضافہ اُویسی غفرلہ'

امام سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کے فیض سے چند اوراد و وظائف کا فقیر اضافہ کرتا ہے۔ (اُویسی غفرلہ)

تسخیر یعنی روزی فراخ از غیب

صبح سنتوں سے فارغ ہو کر اکتالیس بار سورۃ فاتحہ معہ تعوذ و تسمیہ اس طرح پڑھیں کہ بسم اللہ شریف کے میم کو الحمد للہ کے لام سے ملائیں اور الرحمٰن الرحیم کو تین بار پڑھیں۔ اور ختم سورہ پر آمین تین مرتبہ کہیں اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھیں اور یہ عمل اکتالیس مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللّٰہ غیب سے روزی کا سامان ہو جائے گا۔ یہ عمل ایسے وقت شروع کریں کہ نمازِ فجر کی جماعت میں شرکت میسر ہو جائے اس کا ہمیشہ وِرد رکھنا فتوحاتِ تسخیرِ عموم کے لئے بہت مفید ہے۔

تجارت میں برکت

تجارت میں برکت کے لئے مندرجہ ذیل وظیفہ بڑا مفید ثابت ہوگا۔ (انشاء اللہ عزوجل)

وَمَنْ يَبْعِ آجَلاً مِنْهُ بعاجله يَبِنْ لَهُ الْغَبنُ فى الْبَيْعِ وَفِى سَلَم

تمت با لخیر

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

☆......☆......☆

☆......☆